

دانیال: فریاد کرنے والوں کے لئے نمونہ

نمبر 3484

ایک وعظ

جو جمعرات، 4 نومبر، 1915 کو شائع ہوا

خطاب کیا گیا توسط سی۔ ایچ۔ اسپرجن

میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن میں

خداوند کے دن کی شام، 25 ستمبر، 1870

اے خداوند، سن، اے خداوند، بخش دے، اے خداوند، کان لگا اور کر، دیر نہ کر، اپنے لئے، اے میرے خدا، کیونکہ تیرا شہر "اور تیرا قوم تیرے نام سے پکارے گئے ہیں۔"

دانیال 19:9 —

دانیال ایک ایسا شخص تھا جو زندگی میں بہت بلند مرتبہ رکھتا تھا۔ اگرچہ وہ اپنی آبائی زمین میں نہ تھا، مگر خدا کے تدبیر سے اسے اس ملک کی سلطنت کے تحت اعلیٰ مقام دیا گیا تھا جہاں وہ رہتا تھا۔ اس لیے قدرتی بات تھی کہ وہ اپنے غریب رشتہ داروں کو بھول جائے—اور کئی لوگ ایسا کر گئے۔ افسوس! ہم نے دیکھا ہے کہ کچھ نے جب فضل میں بڑھے تو اپنے کمزور مسیحی بھائیوں کو بھی بھلا دیا، اور دنیا کی دولت میں امیر ہو کر اپنے سے کم حیثیت والوں کے ساتھ عبادت کرنے کو اپنا شایان شان نہیں سمجھا۔

لیکن دانیال کے ساتھ ایسا نہ ہوا۔ اگرچہ وہ سلطنت کا صدر بنا تھا، مگر وہ اب بھی یہودی تھا—وہ خود کو اسرائیل کی نسل سے جدا نہیں سمجھتا تھا۔ اپنی قوم کی تمام مصیبتوں میں وہ شریک دکھائی دیتا تھا، اور اسے عزت سمجھتا تھا کہ انہیں اپنا شمار کرے، اور فرض و سعادت جانتا تھا کہ ان کے دکھوں میں برابر شریک ہو۔ اگرچہ وہ ان کی طرح حقیر اور مفلس نہ ہو سکا، اور خدا کی تدبیر نے اسے ممتاز بنایا، مگر اس کا دل امتیاز نہ کرتا تھا—وہ انہیں یاد رکھتا اور ان کے لیے دعا کرتا، اور التجا کرتا کہ ان کی ویرانی دور ہو جائے۔

دانیال روحانی اعتبار سے بھی بہت بلند پایہ تھا۔ کیا وہ خدا کے قدیم عہدنامے کے تین عظیم مردوں میں سے ایک نہیں؟ ایک مشہور آیت میں اسے دو اوروں کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ اگر خدا کسی کی شفاعت قبول کرے تو انہی تینوں کی قبول کرے گا۔ لیکن وہ خود فضل سے بھرپور ہونے کے باوجود، ان کمزوروں کے لیے جھکتا تھا۔

جب وہ اپنے حال پر خدا کے حضور خوش تھا، تو وہ ان لوگوں کی خاطر جو خوشی سے محروم تھے، غمگین ہوتا اور رو دیتا تھا۔ یہ مسیحیوں کی ایک اداس کمزوری ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو فضل سے مالا مال سمجھتے ہیں تو اپنے بھائیوں کو حقیر جاننے لگتے ہیں۔ انہیں یقین ہونا چاہیے کہ وہ اپنے آپ کے بارے میں سخت غلطی کر رہے ہیں۔

لیکن یہ اچھا نشان ہے کہ جب تمہارا دل خدا کے حضور میوہ دار اور صحت مند ہو، اور تم کمزوروں کے قریب جاؤ، اور بگڑنے والوں کو ڈھونڈو، اور جنہیں بھٹکایا گیا واپس لوآؤ۔ جب تمہارے دل میں اپنے نبی اور آقا کی طرح دوسروں کے لیے نرمی اور ہمدردی ہو، تب تم روحانی دولت میں مالا مال ہو۔

دانیال نے اپنی دعاؤں کے ذریعے اپنے غریب اور کم فضل بھائیوں کے ساتھ قریبی ہمدردی ظاہر کی۔ اگر موقع ملا ہوتا تو اور بھی طریقوں سے ہمدردی دکھاتا، اور بلا شبہ دکھائی بھی ہوگی—مگر اس بار سب سے مناسب طریقہ یہ تھا کہ وہ ان کے لیے سفارش کرے۔

میری اس موقع پر نیت ہے کہ خدا کے بندوں کو، خاص طور پر اس کلیسیا کے ارکان کو، دعا میں بہت زیادہ رغبت دلاؤں—خدا کے کلیسیا کی فلاح اور نجات دہندہ کی بادشاہی کی وسعت کے لیے بار بار التجا کریں۔

سب سے پہلے، ہمارا نصوص دعا کا نمونہ دیتا ہے۔ دوم، یہ اور اس کا پس منظر دعا کے لیے تسلی بخش حوصلہ افزائی دیتا ہے۔

پہلے، پھر ہمارا نصوص دیتا ہے

I

دعا کا نمونہ :

میری رائے ہے کہ سب سے پہلے دعا کے اسباب کی طرف توجہ دی جائے۔ دانیال کی یہ دعا بے سوچے سمجھے پیش نہ کی گئی تھی۔ وہ دعا کے لیے یوں نہیں آیا جیسے بعض لوگ آتے ہیں، گویا دعا کوئی ایسی چیز ہے جس کے لیے پیشگی تیاری کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیں ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ ہمیں اپنے خطبات کی تیاری کرنی چاہیے، اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اپنے خطبات کی تیاری نہ کرے تو وہ قابل سرزنش ہے۔

لیکن کیا جب ہم خدا سے مخاطب ہوں تو تیاری نہ کریں اور صرف انسان سے بات کرتے ہوئے تیاری کریں؟ کیا جب ہم خداوند کے حضور زبان کھولیں تو دل کی تیاری نہ ہو؟ کیا تم نہیں سمجھتے کہ ہم اکثر، چاہے نجی طور پر ہوں یا علانیہ، بغیر کسی تیاری کے دعا شروع کر دیتے ہیں، اور الفاظ آ جاتے ہیں، پھر ہم دعا کی خواہش کو زندہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ دعا کی خواہش پہلے آئے اور الفاظ اس کی چادر کی مانند اسے ڈھانپیں؟

دانیال کی غور و فکر کچھ یوں تھی: سب سے پہلے وہ کتابوں کا مطالعہ کرتا تھا۔ اس کے پاس یرمیا نبی کی ایک قدیم مسودہ تھی۔ وہ اسے پڑھتا، اور جب وہ کچھ باتیں محسوس کرتا تو ان کے لیے دعا کرتا۔ جب اسے معلوم ہوتا کہ مقررہ وقت قریب ہے، تو وہ زیادہ بے تابی سے دعا کرتا۔

اے کاش تم اپنی بائبل کا زیادہ مطالعہ کرتے! اے کاش ہم سب کرتے! کتنی خوبصورت دعائیں ہو سکتیں جب ہم خدا کے وعدوں کو پکڑ کر کہہ سکتے، "یہ کلام اپنے بندے پر پورا کر، جس پر تو نے مجھے امید دلائی ہے!" اے، کیا شان دار دعا ہے جب ہمارا منہ خدا کے کلام سے لبریز ہو، کیونکہ کوئی اور کلام اس کے اپنے کلام کی مانند اس کے حضور قبول نہ ہو سکتا۔

جب تم کسی سے کوئی چیز مانگو اور کہو، "تو نے خود کہا تھا کہ تُو ایسا کرے گا"، تو تم نے اسے پکڑ لیا۔ اسی طرح جب تم خداوند کے عہد کی دستک اس مقدس گرفت سے پکڑو، "تو نے کہا! تو نے کہا!" تب تمہارے پاس ہر موقع ہے کہ تم اس سے کامیاب ہو۔

پس ہماری دعائیں بائبل کی تعلیمات سے نکلیں—ہمارا معرفت کلام خدا ایسی ہو کہ ہم دانیال جیسی دعائیں کر سکیں۔

اس کے علاوہ، اگر تم دعا کو غور سے پڑھو، تو معلوم ہوتا ہے کہ دانیال اپنی قوم کی تاریخ سے بھی واقف تھا۔ وہ مصر سے نکلنے والے دن سے ان کا مختصر حال بیان کرتا ہے۔ مسیحی لوگوں کو چاہیے کہ کلیسیا کی تاریخ جانیں—اگر ماضی کی کلیسیا کا علم نہ ہو تو آج کی کلیسیا کا ضرور۔

ہم پرشین فوج کی حالت جاننے کے لیے نئی نقشے ہفتہ وار خریدتے ہیں تاکہ ہر شہر اور مقام کا پتہ چل جائے۔ کیا مسیحی لوگ مسیح کی فوج کی حالت نہ جانیں اور اپنے نقشے بار بار دیکھیں کہ خدا کی بادشاہی انگلینڈ میں، امریکہ میں، براعظم یورپ میں، یا دنیا بھر کی مشن اسٹیشنوں میں کیسے بڑھ رہی ہے؟

ہماری تمام دعائیں بہت بہتر ہوں گی اگر ہم کلیسیا کے بارے میں زیادہ جانیں—خاص طور پر اپنی اپنی کلیسیا کے بارے میں۔ مجھے افسوس ہے کہ کہنا پڑے گا—کچھ کلیسیا کے ارکان شاید نہیں جانتے کہ کیا ہو رہا ہے—وہ کچھ منصوبوں کی حقیقت بھی نہیں سمجھ پاتے۔ بھائیو، جتنا ہو سکے کلیسیا کی حاجتوں کو جان لو۔ اور پھر، دانیال کی مانند، تمہاری دعا معلومات پر مبنی ہوگی—اور خدا کے وعدوں اور کلیسیا کی حاجتوں کے پیش نظر تم روح اور سمجھ کی دعائیں کرو گے۔ اس بات کو سنجیدگی سے لو۔

دوسری بات، دانیال کی دعا گہری خاکساری سے عبارت تھی۔ مشرقی رسم کے مطابق، جو دل کی کیفیت کو ظاہری عمل سے ظاہر کرتی ہے، اس نے اون کی بنی سیاہ لباس (کھجور کے ریشے کا جُناح) پہن لیا، پھر مٹی کے چند مٹھی بھر چھڑکے، اور پھر خفیہ طور پر مٹی پر گھٹتوں کے بل جھک گیا، تاکہ یہ ظاہری علامات اس عاجزی اور خاکساری کی عکاسی کریں جو اس کے دل میں خدا کے حضور تھی۔

ہم ہمیشہ گہرائی سے دعا کرتے ہوئے بہتر دعا کرتے ہیں—جب جان اتنی نیچی ہو جائے کہ وہ خدا کے سامنے طاقتور دلیل بن جائے۔ تب ہم خدا سے التجا کر سکتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہمیں اپنے دل کے تمام برے پہلو دیکھنے کی درخواست کرنی چاہیے۔ ایک نیک بندہ تھا جو یہ دعا بار بار مانگتا رہا۔ چند پرائیٹن مصنفین نے اس کا ذکر کیا ہے—وہ انجیل کا ایک وزیر تھا۔ خدا نے اس کی دعا سنی مگر اس کے بعد وہ کبھی خوش نہ ہوا۔ اتنا شدید دکھ اسے ملا کہ وہ خودکشی سے بھی بچایا گیا، کیونکہ جب اس نے اپنے گناہ کو ویسا دیکھا جیسا خدا چاہتا تھا، تو درد ناقابل بیان تھا۔ بہتر ہے کہ ہم اتنا ہی دیکھیں جتنا خدا ہمیں دیکھنے دے۔

تم مسیح کو زیادہ نہ دیکھ سکتے ہو، مگر اپنے گناہ کو بہت زیادہ دیکھنا ممکن ہے۔ پھر بھی، بھائیو، یہ عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ ہمیں اپنی گہری حاجتوں اور بڑے گناہوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے، کیونکہ آہ! وہ دعا سب سے بلند پہنچتی ہے جو سب سے نیچی جگہ سے اٹھتی ہے۔ دعا میں عاجزی اختیار کرنا ایک عظیم فن ہے۔ اپنے آپ کی نیکی کے بارے میں آخر قطرہ تک خود پسندی کو ختم کرنا۔ دل سے یہ کہہ سکتا، "نہ ہماری نیکی کے سبب، اے خدا، ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں، کیونکہ ہم نے گناہ کیا ہے،" اور ہمارے باپ دادا بھی۔

انسانی خدمات کی کوئی بھی امید پر سب سے بھاری نفی ڈال دو۔ جب تم یہ کر سکو تو تم دعا کے اُس راستے پر ہو جو خدا کے بازو کو حرکت دے کر تمہارے لیے برکت لائے گا۔ اوہ! تم میں سے بعض بے خدا لوگ دعا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن اپنے آپ کو جھکا نہیں پاتے۔ غرور بھری دعائیں رحمت کے دروازے سے ٹکرا کر واپس لوٹ جاتی ہیں، لیکن کبھی اندر نہیں جا سکتیں۔ تم خدا سے کچھ بھی توقع نہیں کر سکتے جب تک کہ خود کو اس کے قدموں کے نیچے بھکاری نہ رکھو۔ تب وہ تمہاری سننے لگا، اور تب ہی۔

دانیال کی دعا ہمیں اگلے سبق دیتی ہے۔ یہ خدا کے جلال کے لیے جذبہ سے بھری ہوئی تھی۔ ہم کبھی کبھار غلط مقاصد کے ساتھ دعا کرتے ہیں۔ اگر میں اپنی خدمت میں روحوں کی تبدیلی کی طلب رکھتا ہوں، تو کیا یہ اچھا مقصد نہیں؟ ہاں، یہ اچھا ہے۔ لیکن فرض کرو میں روحوں کی تبدیلی چاہتا ہوں تاکہ لوگ کہیں، "کتنا فائدہ مند واعظ ہے!" تو یہ ایک بُرا مقصد ہے جو سب کچھ خراب کر دیتا ہے۔

اگر میں مسیحی کلیسیا کا رکن ہوں اور اس کی ترقی کے لیے دعا کرتا ہوں، تو کیا یہ حق نہیں؟ بے شک، لیکن اگر میں اس کی ترقی صرف اس لیے چاہتا ہوں کہ میں اور دوسرے کہیں، "دیکھو ہمارا خدا کے لیے جذبہ! دیکھو خدا ہمیں دوسروں سے زیادہ برکت دیتا ہے!" تو یہ غلط مقصد ہے۔ مقصد یہ ہونا چاہیے، "اے خدا، تجھ کو جلال ملے، یسوع اپنے مصائب کا پہل دیکھے! گناہ گار نجات پائیں تاکہ خدا کے لیے نئے زبانیں اور نئے دل ہوں جو اس کی تعریف کریں اور محبت کریں! اے خدا، گناہ کا خاتمہ ہو!" تاکہ تیرا تقدس، راستبازی، رحم، اور قدرت بڑھے

یہ دعا کی راہ ہے۔ جب تمہاری دعائیں خدا کے جلال کے لیے ہوں، تو خدا کی جلال ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں کو سنے۔ جب تم یقین رکھتے ہو کہ خدا اس معاملے میں ہے، تو تم ایک مضبوط بنیاد پر ہو۔ اگر تم ایسی چیز کے لیے دعا کرتے ہو جو خدا کو بڑا جلال دے، تو یقین رکھو تمہاری دعا قبول ہوگی۔ اور اگر قبول نہ ہو اور وہ خدا کے جلال کے لیے نہ ہو، تو بہتر ہے کہ تم اسے حاصل نہ کرو۔ یہ نسبت اس کے کہ اسے پا کر ضائع کرو۔ پس دعا کرو، مگر اپنے کمان کی ڈوری مضبوط رکھو۔ جب تک تمہاری ڈوری یہ نہ ہو کہ "خدا کی جلال، خدا کی جلال" دعا کا تیر نہیں چل سکتا۔ یہی سب سے بڑا، سب سے پہلے، سب سے آخر، اور درمیان میں، تمہاری دعا کا مقصد ہونا چاہیے۔

اب دعا کے قریب آتے ہوئے، میں چاہتا ہوں کہ تم دانیال کی دعا کی شدت کو دیکھو: "اے خداوند، سن؛ اے خداوند، معاف کر؛ اے خداوند، سنا اور کر، دیر نہ کر، اپنے لیے، اے میرے خدا، کیونکہ تیرا شہر اور تیرا قوم تیرا نام پکارے جاتے ہیں۔" یہاں بار بار دہرائے گئے الفاظ شدت کو ظاہر کرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کی عام دعا کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ "اے خداوند، اے خداوند، اے خداوند" بار بار دہراتے ہیں۔ یہ اکثر خدا کے نام کی بے وقعتی ہے اور محض فضول تکرار ہے۔

لیکن جب اس مقدس نام کی تکرار دل سے نکلتی ہے، تو وہ کوئی فضول تکرار نہیں، تب اسے زیادہ بار دہرانا ممکن نہیں اور نہ ہی یہ اس تنقید کا حصہ بن سکتی ہے جو میں نے ابھی کی۔ تم دیکھو کہ نبی کس طرح اپنی جان نکلتی ہوئی آواز میں کہتا ہے، "اے خداوند، اے خداوند، اے خداوند،" گویا پہلی دستک دروازہ نہ کھولے تو وہ دوبارہ دستک دے گا اور دروازہ ہلا دے گا۔ پھر تیسری بار ایک اور زور دار دستک دے گا کہ شاید کامیاب ہو جائے۔

ٹھنڈی دعائیں خدا سے انکار کی درخواست کرتی ہیں۔ صرف دل جوش والی دعاؤں کا جواب دیا جائے گا۔ جب خدا کی کلیسیا "نہ" کو جواب کے طور پر قبول نہ کرے، تو اسے کبھی "نہ" کا جواب نہیں ملے گا۔ جب ایک التجا کرنے والی جان کو چاہیے کہ وہ برکت پائے۔ جب خدا کی روح اس میں زبردست کام کرے تاکہ وہ فرشتہ کو بغیر برکت دیے نہ جانے دے، تو فرشتہ بھی برکت دیے بغیر نہ جائے گا۔

بھائیو، اگر ہم میں سے ایک بھی دانیال کی طرح شدت کے ساتھ دعا کر سکے، تو برکت آئے گی۔ یہ بات ہر سنجیدہ مرد و عورت کے لیے تسلی کا باعث ہو جو ڈرتے ہیں کہ دیگر لوگ دعا کے لیے اتنے مشتعل نہیں جتنے ہونے چاہئیں۔ اے عزیز بھائی، کیا تم یہ کام اٹھاتے ہو؟ اے عزیز بہن، خدا کے نام پر، کیا تم یہ کام اٹھاتی ہو؟ اور خدا ایک دعا کی برکت سے بہت سے لوگوں کو برکت دے گا۔

لیکن کتنا بہتر ہوتا اگر یہاں کئی درجن مرد، بلکہ خدا کی پوری کلیسیا، اس جذبے سے بیدار ہوتے کہ ہم اسے آرام نہ دیں جب تک وہ یروشلم کو زمین پر تعریف کا مقام نہ بنا دے! آہ! کاش ہماری دعائیں دعا کے درجہ سے نکل کر فریاد کی سطح تک پہنچ جاتیں۔ جوں ہی صہیون نے مٹھاس محسوس کی—تم وہ کلام جانتے ہو—جوں ہی وہ تکلیف میں مبتلا ہوئی، اُس نے بچے پیدا کیے۔ جب تک تکلیف نہ آئے—تب تک ہم زیادہ کام ہونے کی توقع نہ کریں۔ خدا ہمیں ایسی تکلیف دے، ہر ایک کو، اور پھر وعدہ پورا ہونے کے قریب ہوگا۔

لیکن جب ہم متون کی طرف اور قریب سے نظر ڈالیں تو میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ حیرت انگیز دعا نہ صرف اخلاص کی دعا تھی بلکہ فہم کی بھی تھی، کیونکہ بعض لوگ اپنی شدت جذبات میں بے معنی باتیں کرتے ہیں—اور میں نے ایسی دعائیں سنی ہیں جو شاید خدا سمجھ لے مگر مجھے یقین ہے کہ میں نے نہیں سمجھی۔ اب یہ دعا ایسی ہے جسے ہم بھی سمجھ سکتے ہیں، جیسا کہ خدا سمجھتا ہے۔

یہ دعا یوں شروع ہوتی ہے: "اے خداوند، سن۔" وہ مخاطب سے اجازت طلب کرتا ہے۔ جیسے کوئی خاکی بادشاہ کے حضور آکر سننا جائے کہ میں سنا جاؤں۔ اسی طرح وہ کہتا ہے، "اے خداوند، سن۔ میں سننے کے لائق نہیں ہوں۔ اگر تو مجھے اور میرے مقدمے کو سننے سے منع کرے تو یہ انصاف ہوگا۔" وہ سننے کی درخواست کرتا ہے—اور اسے ملتی ہے—پھر فوراً اپنے مقصد کی طرف بڑھتا ہے، "اے خداوند، معاف فرما۔"

وہ جانتا ہے کہ اسے کیا چاہیے۔ گناہ مصیبت کی جڑ تھا، تمام درد کا سبب تھا۔ وہ اس پر ہاتھ رکھتا ہے۔ آہ! کیا خوب ہے جب کوئی جانتا ہے کہ وہ کس کے لیے دعا کر رہا ہے۔ بہت سی دعائیں ادھر ادھر بھٹکتی ہیں—دعا کرنے والا سمجھتا ہے کہ وہ اچھے الفاظ کہہ رہا ہے، مگر جو دعا عین نشانے پر لگے وہی دعا اچھی دعا ہوتی ہے۔ خدا ہمیں ایسی دعا کرنے کی توفیق دے۔ "اے خداوند، معاف فرما۔"

پھر دیکھو وہ کس طرح اپنے نقطہ کو مضبوطی سے پیش کرتا ہے: "اے خداوند، سنا اور کر۔" اگر تو نے معاف کیا—وہ ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں رکنا، بلکہ اس کے فوراً بعد ایک اور دعا آتی ہے—"اے خداوند، بھلائی کر، یروشلم کی تعمیر کے لیے مداخلت فرما، اپنے قیدی لوگوں کی رہائی کے لیے مداخلت فرما، مقدس عبادت کی بحالی کے لیے مداخلت فرما۔"

یہ بہت اچھا ہے جب ہماری دعائیں تیز تیز آتی ہیں، ایک کے بعد دوسری، جیسے ہم زمین حاصل کر رہے ہوں۔ تم جانتے ہو کشتی کے مقابلے میں (جو دعا کا ایک نمونہ ہے) بہت کچھ قدم کی گرفت پر منحصر ہوتا ہے، لیکن اکثر چیزیں تیزی اور چستی پر منحصر ہوتی ہیں۔ اسی طرح دعا میں بھی، "میری بات سن، اے میرے خدا! تو نے میری بات سنی، مجھے معاف کر۔ میں اتنی "دور آیا ہوں، تو میرے لیے کام کر—وہ برکتیں دے جو میں چاہتا ہوں۔"

اپنی برتری کو استعمال کرو—جو جواب ملا ہے اس پر ایک اور دعا تعمیر کرو۔ اگر تم نے بڑی برکت پائی ہے، تو کہو، "کیونکہ اس نے میرا کان مجھ پر جھکایا ہے، اس لیے میں اس سے پکاروں گا۔ کیونکہ اس نے میری ایک بار سنی ہے، اس لیے میں پھر پکاروں گا۔" ایسی دعا اس دعا کرنے والے کی سمجھداری کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ دعا روح کے ساتھ اور فہم کے ساتھ بھی کی جاتی ہے۔

اور اب ایک اور بات۔ دانیال کی دعا ایک مقدس قربت کی دعا تھی۔ تم اس خیال کو اُس عبارت میں محسوس کر سکتے ہو، "اے میرے خدا۔" آہ! ہم اکثر دور سے دعا کرتے ہیں—ہم خدا سے ایسے دعا کرتے ہیں جیسے غلام اس کے تخت کے نیچے پڑے ہوں—گویا شاید سن لے، مگر ہمیں یقین نہ ہو۔ لیکن جب خدا ہمیں دعا کرنے کی درست طریقہ سکھاتا ہے، تو ہم اس کے پاس آ جاتے "ہیں، حتیٰ کہ اس کے قدموں تک، اور کہتے ہیں، "میرے خدا، میری بات سن۔"

وہ خدا ہے—لہذا ہمیں اس کی عظمت کے سبب خوف و احترام کرنا چاہیے۔ وہ میرا خدا ہے، اس لیے ہم اس کے ساتھ مانوس ہو سکتے ہیں—ہم اس کے قریب آ سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ مارٹن لوتھر نے جو الفاظ دعا میں استعمال کیے، اگر میں استعمال کرتا تو وہ گستاخی کے قریب ہوتے، مگر مارٹن لوتھر نے جب استعمال کیے تو وہ گہرے مذہبی اور خدا کے نزدیک قبول تھے، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خدا کے قریب کیسے جانا ہے۔

تم جانتے ہو کہ تمہارا چھوٹا بچہ کیسے تمہارے گھٹنے پر چڑھتا ہے۔ وہ تمہیں بوسہ دیتا ہے اور تم سے کئی چھوٹی باتیں کہتا ہے جو اگر بازار میں کوئی کہے تو تم برداشت نہ کر سکو—وہ باتیں کہی نہیں جا سکتیں۔ تمہارا بچہ تم سے جتنا مانوس ہو، کوئی اور تم سے اتنا مانوس نہیں ہو سکتا۔ لیکن اے خدا کے بچہ—جب اس کا دل درست ہوتا ہے—وہ اپنے خدا کے قریب کتنا آ جاتا ہے! وہ اپنے معصوم بچے کی زبان میں اپنی شکایت اعلیٰ ذات کے سامنے بیان کرتا ہے۔

بھائیو، یہ بات اچھی طرح نوٹ کرنی چاہیے کہ اگرچہ وہ عاجزی کی حالت میں التجا کر رہا ہے، پھر بھی غلامی کی حالت میں نہیں ہے۔ یہ پھر بھی "اے میرے خدا" ہے۔ وہ عہد کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے۔ ایمان جانتا ہے کہ جان اور خدا کے "درمیان رشتہ ٹوٹا نہیں ہے، اور اسی رشتے کی بنیاد پر التجا کرتا ہے۔" اے میرے خدا۔

اب آخری بات جس کی طرف میں تمہاری توجہ مبذول کرانا چاہوں گا اس نمونہ دعا میں یہ ہے کہ نبی دلیل دیتا ہے۔ دعا ہمیشہ دلیل کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ "اپنے مضبوط اسباب پیش کرو" ایک کامیاب دعا کے لیے اچھا اصول ہے۔ ہمیں خدا کے سامنے معاملات پیش کرنے چاہیے اور دلائل دینے چاہیے۔ نہ کہ اس لیے کہ خدا کو دلیلیں چاہیے ہوں، بلکہ اس لیے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم جانیں کہ ہم برکت کیوں چاہتے ہیں۔

پھر بھائی نے ہم سے ایک اور کہانی بیان کی، جو مقدس کتاب میں دعا کی مجلس کے بارے میں ہے۔ پطرس قید خانہ میں تھا، اور ہیروڈیس کو ایسا اندیشہ تھا کہ وہ پھر سے نکل بھاگے گا، یہاں تک کہ اُس نے سولہ سپاہیوں کو مقرر کیا کہ اُس کی نگرانی کریں۔ اور بھائی جانتے تھے کہ پطرس کو رہائی دلانے کی کوئی اور سبیل نہیں، سوا اس کے کہ—"ہم دعا کی مجلس رکھیں۔" اُس وقت کلیسیا کی ہمیشہ کی روش یہی تھی، کہ جب کبھی کوئی مصیبت آپڑی، تو فوراً کہتے، "ہم کہاں دعا کی مجلس منعقد کریں؟"

چنانچہ خاتونِ مرقس نے کہا کہ اُن کے پاس ایک مناسب کوٹھری ہے، جو دعا کی مجلس کے لیے بہت موزوں ہوگی۔ وہ ایک پچھلی گلی میں واقع تھی، تاکہ کوئی واقف نہ ہو، اور وہ سکون سے عبادت کر سکیں۔ پس اُنہوں نے وہیں دعا کی مجلس رکھی اور دعا مانگنے لگے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اُنہوں نے خداوند سے عرض کی ہو کہ قید خانے کی دیواریں گر جائیں، یا سپاہیوں کو موت آ جائے، یا اس قسم کی کوئی اور بات؛ بلکہ اُنہوں نے فقط یہ دعا کی کہ پطرس رہائی پائے۔ اور وہ یہ معاملہ خدا کے سپرد کر دیا کہ اُسے کس طرح چھوڑا جائے۔

جب وہ دعا میں مصروف تھے، تو دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ کہنے لگے، "افسوس! یہ ضرور کوئی سپاہی ہے، جو ہم میں سے کسی اور کو گرفتار کرنے آیا ہے۔" لیکن رودا نامی ایک بندی دروازہ دیکھنے گئی، اور جب اُس نے جھانکا، تو گھبرا کر پیچھے ہٹ گئی۔ اُسے کیا دکھائی دیا؟ اُس نے پھر دیکھا، اور اُسے یقین ہو گیا کہ یہ اور کوئی نہیں بلکہ پطرس ہی ہے۔ وہ اپنی خاتون کے پاس گئی اور بولی، "دروازے پر پطرس کھڑا ہے۔"

اے نیکوکارو! تم دعا مانگ رہے تھے کہ پطرس آزاد ہو جائے، اور جب وہ آ گیا، تو تم نے یقین نہ کیا، بلکہ کہا، "یہ اُس کی روح ہے۔ اُس کا فرشتہ!" لڑکی نے جواب دیا، "نہیں، میں پطرس کو خوب پہچانتی ہوں۔ وہ یہاں کئی بار آ چکا ہے، اور یہ وہی ہے۔" اور پھر پطرس اندر آیا، اور وہ سب اپنے بے یقینی پر حیران ہوئے۔

اُنہوں نے خدا سے دعا کی کہ پطرس رہائی پائے، اور وہ واقعی آزاد ہو گیا۔

یہ دعا کی مجلس ہی تھی جس نے یہ کام کیا۔ اور یقیناً، ہمیں چاہیے کہ ہر گھڑی ضرورت میں، خدا کے قریب جائیں۔

دعا گھور اندھیرے بادل کو چھٹا دیتی ہے،  
دعا وہ سیڑھی ہے جو یعقوب نے دیکھی،  
ایمان و محبت کو تقویت دیتی ہے  
اور آسمان سے ہر برکت کو لے آتی ہے۔

جب دعا رکتی ہے، ہم لڑائی چھوڑ دیتے ہیں؛  
دعا ہی مسیحی سپر کو چمک دیتی ہے؛  
اور شیطان کانپ اٹھتا ہے جب  
سب سے کمزور ولی گھٹتے ٹیکتا ہے۔

"دعا ہی یہ سب کچھ کرتی ہے۔ اور یہی حقیقت ہمیں دعا کی طرف راغب کرے۔"

اب دانی ایل کی دعا کی قبولیت ہماری اگلی تسلی ہے۔ وہ ابھی اپنی دعا ختم بھی نہ کر پایا تھا کہ ایک نرم ہاتھ اُسے چھو گیا، اور اُس نے نگاہ اٹھائی۔ اور دیکھا کہ جبرائیل انسانی صورت میں اُس کے روبرو کھڑا ہے۔ یہ تو نہایت جلدی ہوئی! دانی ایل نے بھی یہی سوچا، لیکن حقیقت میں یہ اُس کی توقع سے کہیں زیادہ تیزی سے ہوا، کیونکہ جب اُس نے دعا شروع کی، تبھی خدا کا حکم صادر ہوا کہ فرشتہ روانہ ہو۔ دعا کا جواب دنیا کی ہر شے سے زیادہ تیز ہے۔

”وہ ابھی پکاریں گے، اور میں جواب دوں گا“  
”اور جب وہ ابھی بات کریں گے، میں سن لوں گا۔“

مجھے یقین ہے کہ بجلی ایک سیکنڈ میں دو لاکھ میل کی رفتار سے سفر کرتی ہے—یوں اندازہ کیا جاتا ہے، لیکن دعا اس سے بھی تیز سفر کرتی ہے، کیونکہ لکھا ہے

”وہ ابھی پکاریں گے، اور میں جواب دوں گا۔“

یہ بالکل وقت نہیں لیتا۔ جب خدا چاہے کہ جواب دے، تو جواب اُسی لمحے آ سکتا ہے جب دل میں تمنا پیدا ہو۔ اور اگر تاخیر ہو، تو وہ بہتر وقت کے لیے ہوتی ہے—جیسے کچھ جہاز دیر سے آتے ہیں کیونکہ وہ زیادہ بھاری خزانہ لاتے ہیں۔

تاخیر سے آنے والی دعائیں وہ دعائیں ہیں جنہیں کچھ عرصہ کے لیے فائدہ بخش کر دیا جاتا ہے، تاکہ وہ اصل مانگی ہوئی چیز ہی نہیں، بلکہ اُس کے ساتھ ساتھ بڑھا ہوا اجر بھی لے کر واپس آئیں۔  
اے دعا ناکام نہیں ہو سکتی—دعا ناکام نہیں ہو سکتی۔ آسمان گر سکتا ہے، لیکن دعا ناکام نہیں ہو سکتی۔ خدا دن اور رات کے قوانین کو بدل سکتا ہے، لیکن وہ اُن لوگوں کی سچی، ایمان سے بھری، رُوح کی پیدا کردہ اور پُر زور دعا کا جواب دینا ترک نہیں کر سکتا، جنہیں اُس نے خود زندہ کیا ہو۔

پس، اے بھائیو، کیونکہ وہ کامیابی بخشتا ہے، کثرت سے دعا کرو۔

پس لازم ہے کہ ہم حوصلہ پائیں، اور یاد کریں کہ دانی ایل نے ایک نہایت سخت معاملہ کے لیے دعا کی تھی۔ یروشلیم ویران تھا، بنی اسرائیل منتشر تھے، اُن کے گناہ حد سے بڑھے ہوئے تھے۔ لیکن باوجود اس کے، اُس نے دعا کی—اور خدا نے اُس کی سنی۔

ہماری حالت کلیسیا کے ساتھ ایسی نہیں ہے جیسی اُس وقت تھی—ہمیں یہ ماتم نہیں کہ خدا ہم سے رُخصت ہو چکا ہے؛ ہماری دعا فقط یہ ہے کہ وہ کسی تدبیر سے بھی اپنا ہاتھ ہم سے واپس نہ لے۔

میں خداوند سے یہ التجا کرتا ہوں کہ میری قبر بند ہو چکی ہو، پیشتر اس کے کہ وہ اس کلیسیا سے اپنی حضوری کو واپس لے۔ اگر رُوح القدس رُخصت ہو جائے، تو کلیسیا کی زندگی سے وابستہ کوئی بھی چیز میرے علم میں ایسی نہیں جو ایک کوڑی کے برابر بھی ہو۔ اُس کی حضوری لازم ہے۔ اے بھائیو، اگر تم دعا گو نہیں، اگر تم مقدس نہیں، اگر تم سرگرم نہیں، تو خدا نہ پادریوں کو، نہ خادموں کو، نہ بزرگوں کو، نہ کلیسیا کے اراکین کو اپنے قرب میں باقی رکھے گا۔

دل کی وہ حسرت، جو ایک راست باز کو اپنی حالت پر ہوتی ہے، بیان سے باہر ہے۔ خداوند ہمیں گراوٹ سے محفوظ رکھے۔ اور اگر کوئی گراوٹ میں ہے، تو خدا اُسے واپس لے آئے۔ میں ڈرتا ہوں کہ تم میں بعض ایسے ہی ہیں—دل سرد پڑتے جا رہے ہیں۔ کبھی کبھی کسی کی زبانی سننے کو ملتا ہے کہ ”مجھے تو عبادت گاہ تک آنا دُور لگتا ہے۔“ ایک وقت تھا کہ چار یا پانچ میل کی مسافت بھی مختصر محسوس ہوتی تھی۔ لیکن جب دل سرد ہو جائے، تو راستہ لمبا ہو جاتا ہے۔

آہ! کچھ ایسے بھی ہیں جو چھوٹی چھوٹی رعایتوں کے خواہاں ہو جاتے ہیں۔ ایک وقت تھا کہ وہ گلیباروں میں کھڑے رہتے، سب سے سرد اور بے آرام جگہ پر—اگر کلام اُن کے لیے برکت کا باعث بنتا، تو انہیں پروا نہ ہوتی۔ خدا کرے کہ تم ایک زندہ قوم رہو، برسوں برس، یہاں تک کہ خود مسیح آ جائے۔

مگر اے تم جو خدا کے نزدیک زندگی بسر کرتے ہو، اپنی یہ روزمرہ، ہر گھڑی، ہر شب کی دعا بناؤ کہ وہ ہمارے گناہوں کے سبب ہم سے اپنا ہاتھ واپس نہ لے، بلکہ اپنی شفقت کے ساتھ اُسے دراز رکھے، یہاں تک کہ وہ ہمیں اپنے باپ کے حضور جمع کرے۔

پھر ہمیں دعا میں اور بھی دل جمعی حاصل ہونی چاہیے اس بات سے کہ دانی ایل فقط ایک آدمی تھا، اور پھر بھی اُس نے دعا میں فتح پائی۔ اگر تم میں سے دو بھی کسی امر میں موافقت کریں، تو وہ پورا ہو گا—مگر اگر تین کی رسی ہو، یا پچاس کی، یا اگر ہمارے چار ہزار اراکین میں سے ہر ایک دن رات فی الفور دعا کرے، تو آہ! وہ کتنی زبردست تاثیر ہوگی۔ کاش خدا کرے ایسا ہی ہو!

اے بھائیو، تمہاری انفرادی دعاؤں کا کیا حال ہے؟ کیا وہ ویسی ہی ہیں جیسی ہونی چاہئیں؟ وہ صبح کی دعائیں، وہ شام کی دعائیں، اور وہ دوپہر کی دعا—یقیناً، اگرچہ تمہارے گھٹنے نہ جھکیں، تو بھی تمہاری رُوح کو آسمان کی طرف بلند ہونا چاہیے

—کیا وہ دعائیں ویسی ہی ہیں؟ اگر دعا میں کوتاہی ہو، تو رُوح کمزور ہو جاتی ہے—کوئی رُوحانی فریبی نہیں ہو سکتی جہاں دعا چھوڑ دی گئی ہو۔ اگر خُداوند میں خوشی زیادہ ہو، تو دعا بھی بہت زیادہ ہونی چاہیے۔

اور پھر تمہاری گھریلو دعائیں—کیا وہ قائم ہیں؟ کچھ عرصہ پہلے میں ریل گاڑی کے ڈبے میں تھا، اور میرے پہلو میں ایک صاحب بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے کہا، "میرے بیٹے کی کل شادی ہے—وہ آپ کی کلیسیا کی ایک رکن سے بیاہ کر رہا ہے۔" میں نے کہا، "یہ سُن کر خوشی ہوئی۔ کیا وہ ایماندار ہے؟" جواب ملا، "جی ہاں، جناب۔ وہ کئی برسوں سے آپ کی کلیسیا کا رکن ہے۔ کاش "آپ اُسے کوئی پیغام لکھ دیں جو میں کل اُسے دے سکوں۔"

گاڑی ہچکولے کھا رہی تھی، مگر میں نے ایک کاغذ کے پرزے پر پنسل سے کچھ الفاظ لکھے۔ غالباً میں نے یوں کہا، "میں تمہیں ہر خوشی کی دعا دیتا ہوں۔ تمہاری خوشیاں دگنی ہوں، اور تمہارے غم تقسیم ہو کر ہلکے ہوں۔" مگر پھر میں نے لکھا، "تم خیمہ بنانے سے پہلے مذبح بنانا۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ روزانہ کی دعا تمہاری ازدواجی زندگی کا آغاز کرے۔" مجھے یقین ہے کہ اگر گھریلو دعا نہ ہو، تو ہم اپنی اولاد کو دیندار نسل نہیں بنا سکتے۔ پس کیا تمہاری خاندانی دعائیں ویسی ہی ہیں جیسی ہونی چاہییں؟

پھر میں ہر ایک سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں، کہ بطور کلیسیا کے رکن، تمہاری دعائیں کیسی ہیں؟ شاید میں دعا کی مجلس کے بارے میں شکایت کرنے والا آخری شخص ہوں، کیونکہ درحقیقت، یہ دیکھنا خوشی کا باعث ہے کہ تم میں سے اتنے زیادہ شریک ہوتے ہو؛ مگر مجھے اعتراف کرنا ہے کہ میں مکمل اطمینان محسوس نہیں کرتا، کیونکہ کچھ اراکین ایسے ہیں جنہیں میں پہلے دیکھا کرتا تھا، پر اب نظر نہیں آتے۔ اگرچہ کچھ نئے چہرے بھی دیکھتا ہوں، اور دعا کرنے والوں کی کمی کبھی نہیں ہوتی، مگر میں چاہتا ہوں کہ باقی لوگ بھی آئیں۔

جو دعا کی مجالس میں باقاعدگی سے شریک ہوتے ہیں، وہ گواہی دیں گے کہ وہاں ہونا باعثِ برکت ہے۔ ہفتہ کی بہترین شام وہی ہوتی ہے جب ہم برکت کے لیے گھٹنے ٹیک کر دعا کرتے ہیں۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ دعا کے لیے جمع ہونے کی "عادت کو ترک نہ کرو۔ کتنی ہی بار میں نے کہا ہے، "ہماری ساری قوت دعا میں ہے"

جب ہم بہت قلیل تھے، تو خُدا نے دعا کے جواب میں ہمیں بڑھایا۔ کیا ہی دعائیں ہم نے دن رات کیں جب ہم نے انجیل کو بڑے پال میں پھیلانے کا ارادہ کیا! اور خُدا نے کیسا عظیم جواب دیا۔ تب سے لے کر آج تک، ہر ضرورت اور مصیبت کے وقت ہم نے خُدا کو پکارا، اور اُس نے ہماری سن لی۔ روزانہ وہ ہمارے مدرسہ، یتیم خانہ، اور دیگر کاموں کے لیے مدد بھیجتا ہے، دعا کے جواب میں۔

آہ! اے وہ لوگو جو اس مقدس مقام میں کلیسیا کے رُکن ہو کر آتے ہو، اگر تم دعا نہ کرو، تو انہی دیواروں کی کڑیاں اور پتھر تم پر گواہی دیں گے۔ یہ گھر دعا کے جواب میں تعمیر ہوا۔ اگر کوئی یہ کہتا کہ ہم، جو تھوڑے اور مفلس تھے، ایسا عظیم مکان بنا سکتے ہیں، تو وہ بات نا ممکن سی معلوم ہوتی۔

پر یہ کام پورا ہوا—اور تم جانتے ہو کہ کس طرح خُدا نے ہمارے لیے دوست پیدا کیے، اور کس طرح اُس نے آج تک ہماری مدد فرمائی۔ آہ! اپنی دعاؤں کو بند مت کرو۔ تم نیک لوگ مجھے اُس بادشاہ کی مانند معلوم ہوتے ہو جس نے نبی دم واپسین سے آ کر فرمایا، "اپنے تیروں کو لے اور چلا"—پس وہ کھڑکی کی طرف گیا اور فقط ایک بار تیر چلایا؛ تب نبی غضنباک ہوا اور کہنے لگا، "تُو کو چاہیے تھا کہ بار بار تیر چلاتا تاکہ تو اپنے دشمنوں کو بالکل نیست و نابود کرتا۔" اور ہم بھی اسی طرح تھوڑی سی دعا کرتے ہیں۔ ہم تھوڑا مانگتے ہیں، اور خُدا ہمیں وہ بھی دیتا ہے۔ آہ! کاش ہم زیادہ مانگیں، زیادہ دعا کریں—بہت سے تیر چلائیں، اور نہایت سرگرمی سے التجا کریں۔

ذرا اپنے اس شہر پر نظر ڈالو۔ میں اپنی قوم کے خلاف کچھ کہنے کا ارادہ نہیں رکھتا، مگر مجھے اندیشہ ہے کہ لندن کے گناہوں اور پیرس کے گناہوں میں کچھ خاص فرق باقی نہیں۔ اور دیکھو کہ پیرس پر کیا گزری! کوئی شخص اُس شہر میں رہ کر، وہاں کے گناہوں سے باخبر ہو کر، اِس اندیشے کے بغیر نہیں جی سکتا کہ قومی گناہ، قومی سزا کو دعوت نہ دے گا۔

اور آہ! یہ شریر شہر، لندن، جس کے اندر بدکاری اور ناپاکی کے اڈے بھرے پڑے ہیں! تم جو مسیح سے محبت رکھتے ہو، تم زمین کے نمک ہو—اپنے نمک کو بے مزا نہ ہونے دو۔ خُدا نہ کرے کہ تم خُداوند کے خلاف یہ گناہ کرو کہ اُس شریر قوم کے لیے دعا کرنا چھوڑ دو۔ ہر طرف، سمندر اور خشکی میں، سچائی کے دشمن اپنے پیروکار بنانے کو سرگرم ہیں۔ پس میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تختِ فیض کے گرد جمع ہو جاؤ تاکہ اُن کے منصوبے خاک میں ملیں۔

اب وہ وقت ہے کہ خاص دعا کی جائے۔ جب خُدا اپنی مشیت میں رومی مذہب کو اُس کی بنیادوں تک ہلا رہا ہے، تو اب ہمیں زور سے پکارنا چاہیے اور دریغ نہ کرنا چاہیے۔ ان ہی ہلچلوں سے خُدا دائمی برکتیں نکال سکتا ہے۔ جب خُدا کام کر رہا ہو تو ہمیں

سُستی نہیں کرنی چاہیے۔ جب آسمانی قاصد کا پر مشیت میں حرکت کرے، تب انسان کا ہاتھ دعا میں بلند ہونا چاہیے۔ ہم بڑے نتائج کی اُمید کر سکتے ہیں، اگر ہم بڑی دعائیں کریں اور سچے دل سے کشتی لڑیں۔

میں تمہیں خُداوند کے نام پر تختِ رحمت کی طرف بلاتا ہوں۔ اُس کے نزدیک اُو، پُر جوش اصرار کے ساتھ اور ایسی برکت تم پر نازل ہو گی جیسی تم نے تصور میں بھی نہ لائی ہو گی۔ اُن کے لیے دعا کرو جو یہاں موجود ہیں اور ابھی تک ایمان نہیں لائے۔ اُن کی تعداد کچھ کم نہیں۔ وہ خود اپنے لیے دعا نہیں کرتے۔ اُو، ہم دعا کریں کہ وہ دعا کرنا شروع کریں۔ اُو ہم خُدا کے حضور اُن کے لیے دعا کریں، جب تک وہ خود خُدا سے دعا نہ کرنے لگیں۔ دعا اُس درِ رحمت کو کھول سکتی ہے، اوروں کے لیے بھی، جیسے ہمارے لیے۔ پس اُو دعا میں بڑھتے جائیں، اور خُدا ہمیں اپنے بیٹے یسوع کی خاطر برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرُجن  
دانی ایل 9: 1-11

### آیات 2-1

دارئس بن اخشورش، جو مادیوں کی نسل سے تھا، اور جو کسیدیوں کی سلطنت پر بادشاہ مقرر ہوا، اُس کی سلطنت کے پہلے ہی برس، مین، دانی ایل، کتابوں کے ذریعے سمجھ پایا اُن برسوں کی گنتی کو، جن کے بارے میں خُداوند کا کلام یرمیاہ نبی پر نازل ہوا تھا، کہ یروشلیم کی ویرانی ستر برس تک پوری ہو گی۔

دانی ایل خود ایک نبی تھا، مگر اُس نے بھی خُدا کی الہامی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اگر ایسا مردِ خدا بھی کلامِ مقدس کو پڑھنے کا محتاج ہو، تو ہم کس قدر زیادہ اس کے ضرورت مند ہیں! خواہ ہم اپنے دل میں کتنی ہی روشنی محسوس کریں، ہمیں لازم ہے کہ ہم نبوت کے اُس یقینی کلام کی پیروی کریں جو ہمیں بخشا گیا ہے۔

### آیات 3-5

اور میں نے خُداوند خُدا کی طرف اپنا چہرہ متوجہ کیا، تاکہ دعا اور مناجات سے، روزہ، ٹاٹ اور راکھ کے ساتھ اُسے ڈھونڈوں۔ اور میں نے خُداوند اپنے خُدا سے دعا کی اور اعتراف کیا، اور کہا: ”اے خُداوند، اے عظیم اور مہیب خُدا، جو اپنے عہد اور رحمت کو اُن سے جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیری شریعت کو مانتے ہیں، قائم رکھتا ہے؛ ہم نے گناہ کیا، بدکاری کی، شرارت کی، اور سرکشی کی، بلکہ تیرے احکام اور تیرے قوانین سے ہم پھر گئے۔“

دانی ایل یقیناً اپنی قوم کے اکثر افراد کی نسبت کم سرکش تھا، پھر بھی وہ سب سے پہلے اُن کی طرف سے اعتراف کرتا ہے۔ اے میرے بھائیو، جب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کر چکیں اور رحم پالیں، تو پھر لازم ہے کہ دوسروں کے لیے شفاعت کرنے لگیں۔ ہمیں اپنے خاندانوں، اپنے شہر، اور اپنی قوم کے گناہوں کا اعتراف کرنا چاہیے۔ اگر ہمیں اب اپنی نجات کی دعا کرنے کی حاجت باقی نہیں رہی، کیونکہ وہ ہمیں مل چکی ہے، تو آئیے اپنی دعاؤں کو دوسروں کی بھلائی کے لیے وقف کریں۔

### آیت 6

اور ہم نے تیرے اُن خادموں نبیوں کی بات نہ مانی، جنہوں نے تیرے نام سے ہمارے بادشاہوں، سرداروں، باپ دادا اور تمام اہل زمین سے کلام کیا۔

جب ہم اُن انتباہات کو، جو خُدا کی طرف سے بھیجے گئے، نظر انداز کرتے ہیں تو ہمارا گناہ اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ دانی ایل نے اسی بات کا اعتراف کیا۔

### آیات 7-9

اے خُداوند! راستبازی تیرے لیے ہے، لیکن ہمارے لیے آج کے دن کے مطابق، شرمندگی کا چہرہ—یہوداہ کے لوگوں کے لیے، یروشلیم کے باشندوں کے لیے، اور تمام بنی اسرائیل کے لیے، جو نزدیک ہیں اور جو دور دراز ممالک میں ہیں جہاں کہیں تو نے اُن کو اُن کی خطاؤں کے سبب سے تتر بتر کیا؛ اے خُداوند، ہمارے لیے شرمندگی کا چہرہ ہے، ہمارے بادشاہوں، سرداروں، اور باپ دادا کے لیے، کیونکہ ہم نے تیرے خلاف گناہ کیا۔

خُداوند ہمارے خُدا کے لیے رحم اور بخشش ہے، باوجود اس کے کہ ہم نے اُس کے خلاف بغاوت کی۔

کیا ہی فضل بھرا کلام ہے! بے شک، یہ سونے کے حروف سے لکھا جا سکتا ہے، اور ہر کانپتا ہوا، تائب گناہگار اس پر نگاہ کرے، یہاں تک کہ اُس کے اندھیرے میں اُمید کی کرنیں چمکنے لگیں۔

### آیات 10-11

اور ہم نے خُداوند اپنے خُدا کی آواز نہ مانی، تاکہ اُس کی شریعت پر چلیں، جو اُس نے اپنے خادموں نبیوں کے وسیلہ سے



ہمارے سامنے رکھی۔ بلکہ تمام اسرائیل نے تیری شریعت کو توڑا، اور تیرے کلام سے منہ موڑا تاکہ تیری آواز پر عمل نہ کریں؛  
اس لیے وہ لعنت اور قسم ہم پر نازل ہوئی جو خدا کے خادم موسیٰ کی شریعت میں لکھی ہے، کیونکہ ہم نے اُس کے خلاف گناہ  
کیا۔